**انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا ۔ محمد حسین آزاد**

انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا میں محمد حسین آزاد نے انسان کے حالتوں کے بارے میں بیان کیا ہے ۔حکیم سقراط کے ایک لطیفہ سے سبق شروع کیا ہے ۔ حکیم سقراط نے کہا ہے کہ اگر تمام اہل دنیا کی مصیبتیں ایک جگہ لاکر ڈھیر کر دیں اور پھر سب کو برابر بانٹ دیں تو لوگ اس تقسیم کو مصیبت اور پہلی مصیبت کو غنیمت سمجھیں گے۔

ایک اور حکیم کہتا ہے کہ اگر ہم اپنی اپنی مصیبتوں کو آپس میں بدل بھی سکتے تو پھر ہر شخص اپنی پہلی ہی مصیبت کو اچھا سمجھتا ۔ محمد حسین آزاد ان دونوں خیالوں کے بارے میں سوچتے بیٹھا تھا کہ نیند آگئی نیند میں ایک خواب دیکھا ۔ خواب کچھ اس طرح تھا کہ خدا کی بارگاہ سے ایک اشتہار آیا ۔  اشتہار یہ تھا کہ تمام لوگ اپنے مصائب کو لائیں اور ایک جگہ ڈھیر لگائیں لوگ لانے شروع کیے محمد حسین آزاد بیچ میں کھڑے ہو کر ان کے تماشے کا لطف اٹھا رہا تھا ۔ مصیبتوں کا پہاڑ بادلوں سے اونچا ہو گیا ۔

دوبارہ خدا کی بارگاہ سے حکم آیا کہ جس طرح چاہے لوگ اپنے غم کو تبدیل کر لو اور اپنے اپنے بوجھ لے کر گھروں کو چلے جاؤ۔  یہ سن کر سب لوگ اپنا غم کو بدل کر لیے اور گھر لے گئے ۔

اس وقت جو باتیں محمد حسین آزاد نے دیکھیں وہ بیان کر رہے ہیں ۔ ایک بوڑھا آدمی معدے کی بیمار تھا لاولدی کی وجہ سے غمگین تھا ۔ اس نے اپنی بیماری کو پھینک کر نوجوان لڑکے کو لیا لڑکے کو اپنے باپ نا فرمانی اور سرشوری کی وجہ سے چھوڑ  دیا تھا ۔بوڑھے نے لڑکے کے باپ سے کہتا ہے کہ میری بیماری مجھے لوٹا دیجیے۔ اور اپنے بیٹے کو واپس لو ۔ لیکن دوبارہ بدلنے کاموقع  کسی کو نہ تھا ۔

اسی طرح کئی شخص اپنی حالت میں گرفتار تھے ۔ اور اپنی کیے پر پچھتا رہے تھے ، عورتیں بیچاری اپنے عدل بدل کے عذاب میں گرفتار تھیں ۔کسی نے تو سفید بالوں کو چھوڑا تها ۔مگر اب پاؤں میں ایک پھوڑا ہو گیا تھا ۔ کسی کی قمر بہت پتلی تھی ۔ اس لیے پتلی قمر کو چھوڑا  ۔ اب گول گول بازوؤں کے ساتھ بڑی سی توند نکالے چلے جاتی تھی ۔ غرض ان سب لوگ پہلے مصیبت کو اچھا سمجھتے تھے ۔

محمد حسین آزاد نے اس سبق کے ذریعے لوگوں کو اچھا پیغام دیا ہے ۔ خدا دیے ہوئے نعمتوں کو سمجھنے اور خوشی سے جینے کا پیغام دیا ہے ۔ محمد حسین آزاد نے اس سبق میں اپنی خیالات کو سادہ اور سلیس انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے ۔

|  |  |
| --- | --- |
|  |  |